ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ:9دسمبر1964

محمد سلیمان

بنام

محمد ایوب ودیگر

[پی.بی. گجیندر گڈکر، چیف جسٹس، کے. این. وانچو، جے. سی. شاہ، این. راجگوپالا اینگر اور ایس. ایم. سکری، جسٹس صاحبان]

دیوانی تنازعہ - اپنے استعمال کے لئے سامان کرایہ پر لینے والا شخص بعد میں خریداری کے ذریعہ ملکیت کا دعوی کرتا ہے-معاہدے کی نوعیت کے بارے میں تنازعہ-کرایہ دار آیا خیانت کا مجرم ہو-تعزیرات ہند کی دفعات 405اور406.

اپیل کنندہ نے الیکٹریکل ورکس سے الیکٹرک موٹر لی جس میں مدعاعلیہ ملازم تھا. ان شرائط کے بارے میں تنازعہ پیدا ہوا جن پر موٹر لی گئی تھی. اپیل کنندہ نے ورکس کو ایک خط لکھا کہ اس نے موٹر اس کی پوری قیمت ادا کرنے کے بعد خریدی ہے. کاموں کی جانب سے کہا گیا کہ یہ صرف کرائے پر دی گئی تھی. ورکس نے مدعاعلیہ کے ذریعے اپیل کنندہ کے خلاف خیانتِ کا الزام لگاتے ہوئے شکایت درج کرائی. مقدمے کی سماعت کرنے والے مجسٹریٹ نے شکایت کو مسترد کر دیا تھا لیکن دفعہ 417(3) فوجداری ضابطہ اخلاق کے تحت اپیل میں ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا کہ اپیل کنندہ کی طرف سے اپنے خط میں ملکیت کا دعوی مخلصانہ نہیں تھا اور یہ کہ مذکورہ خط لکھ کر اس نے تفویض کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اپنے لیے غلط فائدہ اور کاموں کو غلط نقصان پہنچانے کی کوشش کی تھی، جس نے اسے تعزیرات ہند کی دفعہ 406 کے تحت مجرم قرار دیا. خصوصی اجازت کے ذریعے سپریم کورٹ میں اپیل میں،

حکم ہوا کہ: اپیل کو کامیاب ہونا چاہیے.

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

واضح طور پر دفعہ 405 جائیداد کے حوالے سے کچھ کرنے پر غور کرتی ہے جو یا تو غلط استعمال یا مجرم کے اپنے استعمال میں تبدیلی، یا معاہدے کی خلاف ورزی میں اس کے استعمال یا تصرف کی نشاندہی کرے گی. لیکن جب موجودہ معاملے کی طرح جائیداد کے استعمال کے حوالے سے کچھ نہیں کیا گیا جو فریقین کے درمیان کرائے کے معاہدے کے مطابق نہیں تھا تو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ جائیداد کا غلط استعمال یا تبدیلی یا معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اس کا استعمال یا تصفیہ کیا گیا تھا. اپیل کنندہ نے موٹر کا قبضہ کسی اور کو نہیں دیا؛ اس نے اسے اپنے استعمال میں لایا- جس مقصد کے لیے اس نے اسے لیا تھا. زیر بحث خط کے بعد موٹر کا استعمال پہلے کی طرح ہی رہا. مذکورہ خط میں فریقین کے درمیان محض دیوانی نوعیت کا تنازعہ اٹھایا گیا تھا اور اس خط کی بنیاد پر معاملے کے حوالے سے دفعہ 406 کے تحت قابل سزا اعتماد کی کسی خیانت مجرمانہ کا کوئی سوال ہی نہیں تھا.[401 D-F; 402 E]

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 128، سال 1962.

فوجداری اپیل نمبر 429، سال 1960 میں کلکتہ ہائی کورٹ کے 30 جنوری 1962 کے فیصلے اور حکم سے اپیل.

ایس. سی. مزومدار، اپیل کنندہ کے لیے.

پی کے چکرورتی اور پی کے بوس، مدعا علیہ نمبر 2 کے لیے.

عدالت کا فیصلہ جسٹس وانچو نے سنایا.

یہ کلکتہ ہائی کورٹ کی طرف سے دیے گئے سرٹیفکیٹ پر اپیل ہے. اپیل کنندہ نے 4 اپریل 1958 کو ماڈرن الیکٹریکل ورکس (جسے بعد میں ورکس کہا جاتا ہے) سے ایک ویسٹنگ ہاؤس، ڈی سی موٹر 40 روپے ماہانہ کرائے پر لیا. کرائے کی مدت کم از کم تین ماہ تک ہونی تھی اور اس بات پر اتفاق کیا گیا کہ اگر اپیل کنندہ موٹر یا اس کے پرزے کھو دیتا ہے یا اسے نقصان پہنچاتا ہے تو وہ موٹر اور پرزوں کی پوری قیمت ادا کرنے کا پابند ہو گا. موٹر اپیل کنندہ کے استعمال میں رہی اور اس نے اپریل 1958 سے جنوری 1959 تک کرائے کے چارجز ادا کیے. اس کے بعد کہا جاتا ہے کہ کوئی کرایہ ادا نہیں کیا گیا تھا. 8 جون 1959 کو اپیل کنندہ نے ورکس کو ایک خط لکھا جس میں اس نے کہا کہ اس نے زیر بحث موٹر 600 روپے میں خریدی ہے. اس شرط پر کہ اس کو تین ماہ تک جانچا جائے گا- اور اگر یہ تسلی بخش پایا گیا تو رقم ادا کی جائے گی اور خریداری مکمل کی جائے گی. خط میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

معاہدہ یہ تھا کہ اگر موٹر تسلی بخش نہیں پائی گئی تو اپیل کنندہ تین ماہ کا کرایہ 40روپے فی ماہ ادا کرے گا اور اس کے بعد موٹر واپس کر دی جائے گی. آخر میں، اپیل کنندہ نے خط میں کہا کہ ورکس کو 620روپے مجموعی طور پر ادا کیے گئے ہیں اور اس طرح خریداری مکمل ہو چکی تھی. اپیل کنندہ نے اس سے پہلے ورکس سے درخواست کی کہ وہ اسے ایک پرچی دے کہ موٹر اپیل کنندہ کو فروخت کر دی گئی ہے، کیونکہ ورکس کے لیے مزید رقم واجب الادا نہیں ہے. 15 جون 1959 کو ورکس نے اپیل کنندہ کو جواب بھیجا جس میں اس بات سے انکار کیا گیا کہ ایسا کوئی معاہدہ جس کا الزام اپیل کنندہ نے لگایا تھا. اس بات سے بھی انکار کیا گیا کہ ایک لاکھ روپے. 620 کی ادائیگی ہو چکی تھی، اور اس لیے خریداری مکمل ہو گئی تھی. آخر میں، یہ کہا گیا کہ اپیل کنندہ نے صرف ایک لاکھ روپے ادا کیے تھے. 400 اور روپے. فروری سے جون 1959 کے مہینوں کے لیے 200 ابھی بھی ان کے واجب الادا تھے. اپیل کنندہ نے اس خط کا جواب دیا جس میں اس نے پہلے والے خط میں اپنے موقف کا اعادہ کیا اور تفصیلات بتائیں کہ 620 روپے کی ادائیگی کیسے کی گئی. اس کے بعد ورکس نے یکم جولائی 1959 کو اپنے ملازم محمد ایوب کے ذریعے شکایت درج کرائی جس میں اپنا مقدمہ بیان کرنے کے بعد اس نے زور دیا کہ اپیل کنندہ نے خیانتِ کی ہے اور اس لیے وہ تعزیرات ہند کی دفعہ 406 کے تحت مجرم ہے.

اس شکایت پر اپیل کنندہ کو پریذیڈنسی مجسٹریٹ 9ویں عدالت، کلکتہ نے طلب کیا اور استغاثہ کے لیے کچھ ثبوت لینے کے بعد، مجسٹریٹ نے اپیل کنندہ کو یہ کہتے ہوئے خارج کر دیا کہ اپیل کنندہ کے ذریعے موٹر کے بے ایمانانہ غلط استعمال یا اس کے اپنے استعمال میں تبدیلی کا کوئی تسلی بخش ثبوت نہیں ہے اور فریقین کے درمیان تنازعہ بنیادی طور پر دیوانی نوعیت کا تھا. اس کے بعد محمد ایوب نظر ثانی کے لیے ہائی کورٹ گئے. ہائی کورٹ نے بری کرنے کے حکم کو کالعدم قرار دے دیا اور اس معاملے میں ایک اور مجسٹریٹ سے مزید تفتیش کی ہدایت کی. اس کے بعد معاملہ کلکتہ کے تیسرے پریذیڈنسی مجسٹریٹ کے پاس واپس چلا گیا، جس نے بالآخر اپیل کنندہ کو قصوروار نہیں پایا اور اس بنیاد پر اسے بری کرنے کا حکم دیا کہ لین دین کی اصل نوعیت کے بارے میں فریقین کے درمیان تنازعہ تھا اور یہ نہیں کہا جا سکتا تھا کہ اپیل کنندہ کی طرف سے موٹر کو غلط استعمال کرنے کا کوئی بے ایمان ارادہ تھا. اس کے بعد محمد ایوب نے ضابطہ فوجداری کی دفعہ 417(3) کے تحت ہائی کورٹ میں اپیل دائر کی. آخر کار اس معاملے کی سماعت ہائی کورٹ کے ڈویژن بنچ نے کی، اور یہ اس نتیجے پر پہنچا کہ 8 جون 1959 کے خط سے یہ واضح تھا (جس کا ہم پہلے ہی حوالہ دے چکے ہیں) کہ یہ تب تک نہیں لکھا جا سکتا تھا جب تک کہ اپیل کنندہ بے ایمانانہ طور پر حوالگی کی خلاف ورزی کرتے ہوئے شکایت کنندہ کو غلط

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and
integrity of this document

نقصان پہنچانا اور خود کو غلط فائدہ پہنچانا نہیں چاہتا تھا۔ مزید کہا گیا کہ خط سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ جائیداد پر ملکیت کا حقیقی دعوی تھا اور دعوی محض ایک دکھاوا تھا جو اپیل کنندہ کو تعزیرات ہند کی دفعہ 406 کے تحت سزا سے بری نہیں کر سکتا۔ اس کے بعد اپیل کنندہ نے ایک سرٹیفکیٹ کے لیے درخواست دی تاکہ وہ اس عدالت میں اپیل دائر کر سکے، جسے منظور کر لیا گیا؛ اور اس طرح یہ معاملہ ہمارے سامنے آیا ہے۔

ہماری رائے ہے کہ یہ اپیل کامیاب ہونی چاہیے۔ فریقین کے درمیان یہ تنازعہ نہیں ہے کہ موٹر کو ورکس نے اپیل کنندہ کو اس کے استعمال کے لیے سونپا تھا۔ تنازعہ یہ تھا کہ آیا یہ حوالگی محض کرائے کے ذریعے تھی (جو کہ ورکس کا معاملہ تھا) یا، جیسا کہ اپیل کنندہ کا معاملہ تھا، فریقین کے درمیان ایک معاہدے کی بنیاد پر تھا کہ اگر اپیل کنندہ تین ماہ تک جانچ کرنے کے بعد اسے تسلی بخش پائے تو موٹر خریدے گا اور 600 روپے قیمت کے طور پر ادا کرے گا اور یہ کہ اگر وہ تین ماہ کی اس مدت کے دوران اسے غیر تسلی بخش پائے تو وہ اسے واپس کر دے گا اور 40 روپے ہر ماہ اس مدت کے لیے کرایہ کے طور پر ادا کرے گا۔ اس لیے فریقین کے درمیان اصل تنازعہ ان کے درمیان معاہدے کی نوعیت کے بارے میں تھا جب اپریل 1958 میں موٹر اپیل گزار کو سونپی گئی تھی۔ یہ تنازعہ واضح طور پر دیوانی نوعیت کا تھا۔ تاہم ورکس نے دعوی کیا کہ 8 جون 1959 کا خط لکھ کر اپیل کنندہ نے خیانتِ کی اور وہ تعزیرات ہند کی دفعہ 406 کے تحت مجرم ہے۔ اب اس خط میں اپیل کنندہ نے اپریل 1958 میں موٹر کی ترسیل کے وقت معاہدے کی شرائط کے حوالے سے اپنا موقف پیش کیا۔ سوال یہ ہے کہ کیا اس خط کو لکھنے سے اپیل کنندہ کے بارے میں کہا جا سکتا ہے کہ اس نے تعزیرات ہند کی دفعہ 405 میں بیان کردہ جرم کا ارتکاب کیا ہے اور اس کی دفعہ 406 کے تحت سزا دی جا سکتی ہے۔ اب دفعہ 405 مندرجہ ذیل ہے:

> "جو کوئی بھی، کسی بھی طرح سے جائیداد کا ذمہ دار ہونے کے ناطے، یا جائیداد پر کسی بھی تسلط کا حامل ہونے کے ناطے، بے ایمانانہ طور پر اس جائیداد کا غلط استعمال کرتا ہے یا اسے اپنے استعمال میں بدلتا ہے، یا بے ایمانانہ طور پر اس جائیداد کا استعمال کرتا ہے یا اسے قانون کی کسی بھی سمت کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ٹھکانے لگاتا ہے جس میں اس طرح کے ٹرسٹ کو خارج کیا جانا ہے، یا کسی قانونی معاہدے کا اظہار یا مضمر ہے، جسے اس نے اس طرح کے اعتماد

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and integrity of this document

> کے اخراج کو چھوتے ہوئے بنایا ہے، یا جان بوجھ کر کسی دوسرے شخص کو ایسا کرنے کا شکار کیا ہے، وہ خیانتِ مجرمانہ کا ارتکاب کرتا ہے۔"

یہ قبول کیا جاسکتا ہے کہ اپیل کنندہ کو اس کے اور ورکس کے درمیان معاہدے کی بنا پر موٹر سونپی گئی تھی، جس کی شرائط شدید تنازعہ میں ہیں۔ تاہم سوال یہ ہے کہ کیا اپیل کنندہ نے بے ایمانانہ طور پر اس موٹر کا غلط استعمال کیا یا اسے اپنے استعمال میں تبدیل کیا۔ موجودہ معاملے کے حقائق پر موٹر کو ورکس کے معاملے کے مطابق بھی اس کے استعمال کے لیے اپیل کنندہ کے حوالے کر دیا گیا تھا۔ جب تک کہ یہ نہیں دکھایا جاسکتا کہ اپیل کنندہ موٹر کے ساتھ کچھ کر کے جس کا وہ بے ایمانانہ طور پر غلط استعمال کرنے یا موٹر کو اپنے استعمال میں تبدیل کرنے کا حقدار نہیں تھا، وہ دفعہ 405 کے اس حصے کے تحت خیانتِ کا مجرم نہیں ہو سکتا۔ اب ورکس کا معاملہ یہ ہے کہ اپیل کنندہ کو 8 جون کا خط لکھ کر موٹر کا غلط استعمال یا اسے اپنے استعمال میں تبدیل کرنا سمجھا جانا چاہیے۔ تاہم یہ واضح ہے کہ خط میں موٹر کے استعمال میں کوئی تبدیلی نہیں دکھائی گئی ہے، جسے ورکس کے مطابق، اپیل کنندہ نے اپنے استعمال کے لیے رکھا تھا۔ لہذا، یہ نہیں کہا جاسکتا کہ صرف 8 جون کا وہ خط لکھ کر، اپیل کنندہ نے موٹر سے اس انداز میں نمٹا جو اس کے ذریعے اس کے غلط استعمال یا اپنے استعمال میں تبدیلی کے مترادف ہو۔ واضح طور پر اپیل کنندہ اس خط سے پہلے موٹر کو اپنے مقصد کے لیے استعمال کر رہا تھا اور خط کے بعد بھی اسی طرح استعمال کرتا رہا۔ لہذا یہ خط ہماری رائے میں موجودہ مقدمہ کے حالات میں دفعہ 405 میں ان الفاظ کے معنی کے اندر اپیل کنندہ کے ذریعہ موٹر کو اپنے استعمال میں غلط استعمال یا تبدیل کرنے کا نتیجہ نہیں بن سکتا۔

تاہم اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ اگر ایسا ہے تو بھی، اپیل کنندہ کو 8 جون کے خط کی وجہ سے، اس طرح کے اعتماد کے اخراج کو چھوتے ہوئے، اظہار یا مضمر قانونی معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے موٹر کو بے ایمانانہ طور پر استعمال یا ٹھکانے لگانے کا مرتکب ہونا چاہیے۔ اب اپیل کنندہ کی طرف سے ورکس کو دی گئی رسید سے یہ واضح ہوتا ہے جب اس نے اپریل 1958 میں موٹر لی تھی کہ وہ اسے کچھ شرائط پر اپنے استعمال کے لیے لے رہا تھا۔ تاہم یہ ظاہر کرنے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے کہ 8 جون کا خط لکھ کر اپیل کنندہ نے کسی بھی قانونی معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے موٹر کا استعمال کیا، جو اس نے موٹر کے استعمال کے لیے اس کے حوالے سے کیا تھا، خط سے پہلے اور اس کے بعد بھی وہی تھا۔ نہ ہی یہ کہا جا سکتا ہے کہ اپیل کنندہ نے کسی بھی قانونی معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے موٹر کو ٹھکانے لگا دیا تھا جو اس نے اس کے حوالے سے کیا تھا کیونکہ یہ کام کا معاملہ نہیں

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and integrity of this document

ہے کہ اپیل کنندہ نے موٹر کا قبضہ کسی اور کو دے دیا تھا. اگر، مثال کے طور پر، اپیل کنندہ نے وہ موٹر فروخت کی تھی، تو اس خیال کے لیے کچھ کہا جا سکتا تھا کہ اس نے اس کے حوالے سے معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے موٹر کو ٹھکانے لگا دیا تھا، چاہے وہ کرایہ کی خریداری کا معاہدہ ہی کیوں نہ ہو. لیکن اس مقدمہ کے حقائق پر 8 جون کا خط صرف 4 اپریل 1958 کے لین دین کے حوالے سے اپیل کنندہ کے مقدمے کو پیش کرتا ہے. جہاں تک موٹر کے استعمال کا تعلق ہے، اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے تاکہ معاہدے کی شرائط کے خلاف کسی بھی طرح سے اس کے غلط استعمال یا تبدیلی یا اسے ٹھکانے لگانے کی نشاندہی کی جا سکے. واضح طور پر دفعہ 405 جائیداد کے حوالے سے کچھ کرنے پر غور کرتی ہے جو یا تو غبن یا تبدیلی یا معاہدے کی خلاف ورزی میں اس کے استعمال یا تصرف کی نشاندہی کرے، ظاہر یا مضمر. لیکن جہاں، موجودہ معاملے کی طرح، جائیداد کے استعمال کے حوالے سے کچھ نہیں کیا گیا جو فریقین کے درمیان کرائے کے معاہدے کے مطابق نہیں تھا، یہ نہیں کہا جا سکتا کہ جائیداد کا غلط استعمال یا تبدیلی یا معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اس کا استعمال یا تصفیہ کیا گیا تھا. ہم اپیل کنندہ یا اس سلسلے میں کام کے معاملے کی درستگی کے بارے میں کوئی رائے ظاہر نہیں کر رہے ہیں. ہم صرف اس بات پر زور دیتے ہیں کہ 8 جون کا خط محض فریقین کے درمیان دیوانی نوعیت کے تنازعہ کو اٹھاتا ہے اور اس خط کی بنیاد پر موٹر کے حوالے سے خیانتِ کا کوئی سوال ہی نہیں ہے. معاملے کے اس تناظر میں ہم اپیل کی اجازت دیتے ہیں، اپیل کنندہ کی سزا کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور اسے بری کرنے کا حکم دیتے ہیں. اگر جرمانہ ادا کیا گیا تو اسے واپس کر دیا جائے گا.

اپیل کی اجازت دی گئی.

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:48
I attest to the accuracy and integrity of this document